☆ **سوال:** زوجین بذریعہ طلاق ایک دوسرے سے علیحدگی اختیار کرچکے ہیں، ان کی بالغ اولاد بوجوہ والدہ کے پاس ہے۔ جن اسباب و حالات کی بنا پر طلاق واقع ہوئی، ان میں اولاد کا بھی ایک کردار ہے۔ اب باپ اولاد کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے اور تمام فرائض شرعی (ان کی شادی، ملازمت اور جائیداد کی تولیت وغیرہ) خود انجام دینے کا خواہشمند ہے، مگر اولاد اپنی مطلقہ ماں کی حمایت میں اپنے والد کو والد ماننے اور اس کی تمام تر جائیداد کو اپنی جائیداد تسلیم کرنے اور لینے سے علیٰ الاعلان انکاری ہے۔ اس صورت میں باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے اور اپنی جائیداد کے بارے میں کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ (ایم صدیق مان، گوجرانوالہ)

جواب: بلاشبہ اولاد کا انتساب باپ کی طرف ہے، بوقتِ ضرورت وہی اس کے نفقہ اور خرچہ کا ذمہ دار ہے۔ اولاد کو چاہیئے کہ والد کے حق کی ادائیگی میں اس کا ساتھ دیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوسکے۔ اور اگر وہ اس کے لئے آمادہ نہ ہوں تو وہ کبیرہ گناہ کے مرتکب اور اللہ کے ہاں جوابدہ ہوں گے۔

جبکہ دوسری طرف والدہ کے حق کی ادائیگی میں بھی بخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر والدہ نیکی میں کوتاہی کرے تو اولاد کو چاہیئے کہ والدہ کو اچھا کردار اختیار کرنے کی تلقین کرے، نہ کہ اس کی حمایت میں اپنے آپ کو برباد کرلیا جائے۔ تاہم والد کو چاہیئے کہ اللہ کے حضور بکثرت ان کی ہدایت کے لئے دعا گو ہو۔

زندگی میں والد کو اپنی جائیداد میں تصرف کا کل اختیار ہے لیکن اولاد کو محروم کرنے کی نیت سے نہیں۔ اولاد نافرمانی کے باوجود اس کی جائیداد سے محروم نہیں ہوگی کیونکہ شریعت میں جن اسباب کی بنا پر ورثا کو محروم کیا جاسکتا ہے، وہ ان میں نہیں پائے جاتے اور وہ تین ہیں: غلامی، قتل، اختلافِ دین۔

واضح ہے کہ والد کے دل و دماغ میں جب اولاد کی خیرخواہی کا احساس پیدا ہوگا تو یقیناً وہ اولاد کیلئے رشد وہدایت کی دعا کرے گا پھر بھی اولاد اس کی بات نہیں مانتی تو وہ ربّ کے حضور بری الذمہ قرار پائے گا۔

☆ **سوال:** ایک شخص نے حالتِ نشہ میں اپنی بیوی کو ایک ہی وقت میں دو دفعہ طلاق طلاق کہہ دی بعد میں صلح ہوگئی۔ عرصہ دو سال بعد گھریلو لڑائی میں پھر ایک مرتبہ طلاق کہہ دیا، کتاب وسنت کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ کیا تین طلاقیں ہوگئیں یا رجوع ہوسکتا ہے؟

جواب: نشہ کی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، چنانچہ امام بخاری ترجمۃ الباب کے عنوان کے تحت ذکر فرماتے ہیں: وقال عثمان لیس لمجنون ولا لسکران طلاق وقال ابن عباس طلاق السکران والمستکرہ لیس بجائز" حضرت عثمانؓ نے فرمایا: ''دیوانے اور نشہ والے کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور ابن عباسؓ نے کہا: نشے والے اور جس پر زبردستی کی گئی ہو، ہردو کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

لہٰذا نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق تو واقع نہیں ہوئی البتہ بعد میں جو ایک دفعہ طلاق کہا، وہ واقع ہوچکی ہے لیکن یہ طلاقِ رجعی ہے جس کا مطلب یہ کہ عدت کے اندر رجوع ہوسکتا ہے اور عدت گزرنے

www.KitaboSunnat.com